# دینِ اسلام میں اُخوت و مُساوات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

# دینِ اسلام میں اُخوّت ومُساوات


مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری


https: //www.facebook. com/darahlesunnat

# دینِ اسلام میں اُخوّت ومُساوات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

## رشتۂ اُخوّت کا معنٰی ومفہوم

برادرانِ اسلام! لفظِ "اُخوَّت" عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لُغوی معنٰی بھائی چارہ ویگانگت کے ہیں[1]۔ یہ مختصر سا لفظ معنٰی ومفہوم کے اعتبار سے اپنے اندر بڑی وُسعت رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ احادیثِ مُبارکہ میں بھی اس کی بڑی تاکید فرمائی گئی ہے، ایک روایت میں حضور خاتم النبیّین ﷺ نے رشتۂ اُخوّت کی اَہمیت بیان

---

(۱) انظر: "العين" باب اللفيف من الخاء، ٤/ ٣١٩. و"مختار الصِحاح" حرف الهمزة، أ خ ا، صـ١٤.

کرتے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ»[1] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے، نہ اسے ذلیل کرتا ہے، اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے!"۔

اپنے مسلمان بھائی کی حاجت رَوائی کرنا، مشکل وقت میں اس کی مدد کرنا، اور اس کی پردہ پوشی کرنا بھی رشتۂ اُخوّت کے وسیع تر مفہوم میں داخل ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ، كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً، سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَة»[2] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظلم کرے، نہ اسے ظالم کے حوالے کرے، اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہے گا، اللہ تعالی اُس کی حاجت رَوائی فرمائے گا، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے گا، اللہ تعالی اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے تکلیف دُور کردے گا، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا"۔

---

(١) "صحیح مسلم" كتاب البِرّ والصِلة والآداب، ر: ٦٥٤١، صـ١١٢٤.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، ر: ٢٤٤٢، صـ٣٩٤.

## اُخوّتِ اسلامی کالا زَوال رشتہ

عزیزانِ محترم! بحیثیت انسان ہم سب حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں، لیکن ان میں سے جس جس نے دینِ اسلام کو سینے سے لگایا، اور دائرۂ اسلام میں داخل ہوا، اُخوّتِ اسلامی کے رشتہ سے وہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، رشتۂ اُخوّت کی بنیاد عقیدۂ توحید ورسالت، عدل وانصاف کے اُصول وقوانین، اور نَوعِ انسانی کے لیے جذبۂ ہمدردی پر مبنی ہے، اللہ رب العالمین اسی رشتۂ اُخوّت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾[1] "مسلمان مسلمان (آپس) میں بھائی ہیں!"۔ "کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبّت کے ساتھ مربوط (جڑے ہوئے) ہیں، یہ رشتہ تمام دُنیوی رشتوں سے قوی تر ہے"[2]۔

## رشتۂ مُؤاخات کی بنیاد

حضراتِ ذی وقار! اسلام دشمنی میں کفّارِ مکّہ کی طرف سے اِیذاء رَسانی کے واقعات جب حد سے بڑھ چکے، تب سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور آپ کے جانثار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے، بے سروسامانی کے عالَم میں، بحکمِ الٰہی مکّہ مکرّمہ سے مدینہ طیّبہ کی طرف ہجرت فرمائی، ہجرت کر کے آنے والے مسلمان شدید مُعاشی مسائل کا شکار تھے،

---

(١) پ٢٦، الحجرات: ١٠.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٦، الحجرات، زیرِ آیت: ١٠، ص٩٤٩۔

صورتحال انتہائی گھمبیر تھی، مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے پاس رہنے سہنے اور کھانے پینے کے لیے کچھ نہیں تھا، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان ہنگامی حالات کے پیشِ نظر انصار ومہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ما بین، بھائی چارہ قائم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «تَوَاخَوْا فِي اللهِ، أَخَوَيْنِ أَخَوَيْنِ!»(۱) "دو دو آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ!"۔

انصارِ مدینہ نے اس اسلامی رشتۂ اُخوّت کو دل وجان سے نہ صرف قبول کیا، بلکہ اپنے مہاجر بھائیوں کو اپنے مال ومتاع میں بھی شریک کیا، انہیں اپنے مال کا نصف حصّہ دے کر رشتۂ اُخوّت کی ایسی بہترین مثال قائم فرمائی، کہ رہتی دنیا تک اس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی! حضرت سیّدنا انَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینہ طیّبہ تشریف لائے، تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن کے اور حضرت سیّدنا سعد بن ربیع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا، حضرت سیّدنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «هَلُمَّ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ!»(۲) "آؤ میں اپنا مال تقسیم کرکے، آدھا تمہیں دے دُوں!"۔

---

(۱) "جامع المسانيد والسُنن" تحت ر: ١١٧٠- عبد الرحمن بن عويم بن ساعدة الأنصاري، ر: ٧٠٨٩، ٥/ ٥٩٣.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب البرّ والصِلة، ر: ١٩٣٣، صـ٤٥٠.

میرے محترم بھائیو! اللہ ربّ العالمین نے رشتۂ اُخوّت سے سرشار انصارِ مدینہ کی تحسین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1] "جنہوں نے پہلے سے اس شہرِ مدینہ کو وطن، اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا، وہ اپنی طرف ہجرت کرکے آنے والوں سے محبت رکھتے ہیں، اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اُس چیز کی جو اُنہیں دی گئی، اور اپنے آپ پر اُن مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ وہ خود بھی شدید محتاج ہوں! اور جسے نفس کے لالچ سے بچایا گیا، تو وہی لوگ کامیاب ہیں!"۔

## دینِ اسلام کا درسِ مُساوات

عزیزانِ مَن! دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو مُساوات کا درس دیتا ہے، رنگ ونسل، حسَب ونسَب، یا عربی وعجمی ہونے کی بنیاد پر باہم کسی کو دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے مُساوات کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى

---

(۱) پ۲۸، الحشر: ۹.

أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى!»[1] "اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ (آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی ایک ہے، کسی عربی کو کسی عجمی پر، اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر، اور کسی کالے کو کسی گورے پر تقویٰ وپرہیزگاری کے سوا، کوئی برتری حاصل نہیں!"۔

## امتیازی سُلوک کا خاتمہ

حضراتِ گرامی قدر! دَورِ جاہلیت میں حسَب نسَب، مال ودَولت اور کمزور یا طاقتور ہونے کی بنیاد پر، لوگوں کے ساتھ امتیازی سُلوک برتنا ایک عام سی بات سمجھی جاتی تھی، جو شخص طاقتور یامالدار ہوتا، یااس کا تعلّق کسی بڑے قبیلے سے ہوتا، جُرم سرزَد ہونے کی صورت میں اُسے مُعاف کر دیا جاتا، یااُس کے ساتھ نرمی کا مُظاہرہ کیا جاتا تھا، جبکہ کمزور اور غریب کو سخت سے سخت سزا دی جاتی تھی۔ جب رحمتِ عالمیان ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دُکھی انسانیت کا ہاتھ تھام کر اسے سہارا دیا، اور ہر قسم کے امتیازی سُلوک کا خاتمہ فرمایا، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے امیر وغریب، طاقتور وکمزور اور آقا وغلام، سبھی کو ایک صف میں لا کھڑا کیا، اور اُن کے ساتھ یکساں حُسنِ سُلوک فرما کر، اقوامِ عالَم کو برابری ومُساوات کا درس دیا۔

---

(١) "مسند الإمام أحمد" تتمّة مسند الأنصار، ر: ٢٣٤٨٩، ٣٨/ ٤٧٤.

## عدل ومُساوات کی چند مثالیں

حضراتِ ذی وقار! حضور نبئ کریم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ کا مُطالعہ کیا جائے، تو ہمیں عدل ومُساوات کی ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں، جنہیں پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے، ایسی ہی ایک روایت میں ہے کہ ایک بار بنی مخزوم کی ایک عورت فاطمہ بنتِ اَسوَد نے چوری کی، یہ قبیلۂ قریش میں عزّت ووَجاہت کا حامل خاندان تھا، اس لیے لوگ چاہتے تھے کہ وہ عورت سزا سے بچ جائے! اور مُعاملہ کسی طرح ختم ہو جائے! حضور نبئ کریم ﷺ سے مُعافی کی درخواست کی گئی، آپ ﷺ نے ناراض ہو کر فرمایا: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ، لَقَطَعْتُ يَدَهَا»(١).

"تم سے پہلے لوگ اسی لیے تباہ وبرباد ہوئے، کہ جب ان میں سے کوئی معزّز شخص چوری کرتا، تو اُس سے درگزر کرتے تھے، اور اگر کوئی پسماندہ اور کمزور شخص چوری کرتا، تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے، قسم ہے ربِ عظیم کی! اگر میری بیٹی فاطمہ بنتِ محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی، تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ أحاديْث الْأنْبياءِ، ر: ٣٤٧٥، صـ٥٨٦.

حضور سرورِ دوعالَم ﷺ کے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرما جانے کے بعد، خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی آپ ﷺ کی نقشِ قدم کی پیروی کرتے رہے، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفہ مقرّر ہوئے، تب حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سیّدنا ابو عبَیدہ بن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے باہمی مُشاورت سے، بحیثیت خلیفہ سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے جو روزینہ مقرّر کیا، اُس میں بھی کسی قسم کے پروٹوکول (Protocol) کا لحاظ نہیں رکھا گیا، اور مُساوات کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اَوسط درجے کے مہاجر کی خوراک کے برابر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوراک، اور سردی گرمی کا لباس مقرّر کیا[1]۔

اسی طرح امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آتا ہے، کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کی غرض سے مدینۂ طیّبہ سے روانہ ہوئے، تو دَورانِ سفر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے خاص طور پر کوئی سائبان یا خیمہ نہیں لگایا گیا، جہاں قیام فرماتے، اپنے کپڑے اور بستر کسی درخت پر ڈال کر، خود ہی سایہ کر لیا کرتے تھے"[2]۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اسلامی تاریخ اُخوّت ومُساوات کے ایسے بے شمار واقعات اور مثالوں سے بھری پڑی ہے، ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ہم اپنی عملی

---

(١) انظر: "تاريخ الإسلام" للذَهبي، أبوبكر الصدّيق، ٣/ ١١٣. و"كنز العمّال" كتاب الخلافة، الباب ١ في خلافة الخلفاء، ر: ١٤٠٦٧، ٥/ ٦٠٣.

(٢) "الرياض النضرة" الفصل ٩، الجزء ٢، صـ٣٦٨.

زندگی میں انہیں اپنائیں اور ان پر عمل کریں! اپنے عزیز واَقارب اور ضرورتمند بھائی بہنوں کی مدد کریں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، اپنا طرزِ زندگی سادہ بنائیں، اسپیشل پروٹوکول (Protocol) کی خواہش یا مُطالبہ نہ کریں، ہمارے حکمراں بھی رسولِ اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کریں، مُساوات کا مُظاہرہ کریں، پروٹوکول (Protocol) کے نام پر ضرورت سے زائد خرچ نہ کریں، ضرورت اور سہولت کے باہمی فرق کو سمجھیں! اور ایک عام شہری کی طرح جینا سیکھیں!۔

## دعا

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کے درسِ اُخوّت و مُساوات پر عمل کرنے کا جذبہ عنایت فرما، سب کے ساتھ یکساں حُسنِ سُلوک کی توفیق عطا فرما، دوسروں کے ساتھ ظلم وزیادتی اور حق تلفی سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض

وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.